فتاویٰ امن پوری (قسط ۶۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): صدقہ فطر کی مقدار کیا ہے؟

(جواب): خوراک کی جو جنس استعمال میں آتی ہے، مثلاً گندم، جو، کھجور، پنیر، کشمش وغیرہ، اس سے 2 سیر 4 چھٹانک، تقریباً دو کلو گرام، جس کا اعشاری وزن 2.099 ہے، یا اس کے برابر قیمت صدقہ فطر میں ادا کی جائے گی۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے (رمضان المبارک میں) مسلمانوں کے غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا جو فطرانہ فرض قرار دیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 1503، صحيح مسلم : 984)

(سوال): کیا صدقہ فطر عید الفطر کے بعد ادا کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): صدقہ فطر عید کے لیے نکلنے سے پہلے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ نماز کے بعد ادا کرنے سے ادائیگی نہ ہوگی، بلکہ یہ عام صدقہ ہوگا۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسولِ کریم ﷺ نے فطرانہ روزہ دار کی لغویات اور فحش گوئی سے روزہ کو پاک کرنے کے لیے اور مساکین کو کھانا کھلانے کے لیے فرض کیا ہے، جو اسے نمازِ عید سے پہلے ادا کر دے، اس کی طرف سے قبول ہوگا اور جو نمازِ عید کے

بعد ادا کرے گا، وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔''

(سنن أبي داوٗد : 1609، سنن ابن ماجه : 1828، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۰۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سوال: کیا زکوٰۃ کا حکم آنے کے بعد صدقہ فطر کا وجوب ختم ہو گیا؟

جواب: سیدنا قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع فرمایا، البتہ ہم اسے ادا کرتے تھے۔''

(مسند الإمام أحمد : 6/6، سنن النّسائي : 2509، سنن ابن ماجه : 1828، السنن الکبرٰی للبیهقی : 159/4، وسندهٗ صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۹۴) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۱۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

✿ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

''یہ حدیث صدقہ فطر کے وجوب کے ختم ہونے پر دلالت نہیں کرتی، کیونکہ عبادت کی جنس میں زیادت اصل کے منسوخ ہونے کو واجب نہیں کرتی، نیز (ایک فرق یہ ہے کہ) زکوٰۃ مالوں پر فرض ہوتی ہے اور صدقہ فطر جانوں پر۔''

(مَعالم السّنن : 214/2)

سوال: صدقہ فطر میں کہاں کی قیمت کا اعتبار ہو گا؟

جواب: ہر علاقے کی قیمت کا اعتبار ہو گا۔

سوال: صدقہ فطر قیمت کی صورت میں دینا کیسا ہے؟

جواب: صدقہ فطر روپے پیسے یا چاندی وغیرہ کی صورت میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔

❁ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صدقہ فطر چاندی کی صورت میں ادا کرنے میں کوئی حرج والی بات نہیں۔''

(تاريخ ابن مَعين : 2326، 2765)

سوال: کیا غریب پر بھی صدقہ فطر واجب ہے؟

جواب: ہر غریب و امیر مسلمان پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اگر غریب کے پاس صدقہ فطر دینے کے لیے کچھ نہ ہو، تو جو لوگ اسے صدقہ فطر دیں، اس میں سے اپنا صدقہ فطر ادا کر دے۔

سوال: کیا صدقہ فطر صرف صاحب نصاب پر واجب ہے؟

جواب: فطرانہ ہر زندہ مسلمان پر واجب ہے، وہ مرد ہو یا عورت، غریب ہو یا امیر، آزاد ہو یا غلام، بالغ ہو یا نابالغ، گویا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ غلام کا فطرانہ اس کا آقا ادا کرے گا۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان المبارک میں) مسلمانوں کے غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا جو فطرانہ فرض قرار دیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 1503، صحيح مسلم : 984)

یہ کہنا کہ صدقہ فطر صرف ان پر واجب ہے، جو صاحب نصاب ہیں، بے دلیل ہے۔

سوال: جس نے رمضان میں مال کی زکوٰۃ ادا کی ہو، کیا وہ بھی صدقہ فطر دے گا؟

(جواب): صدقہ فطر الگ فرض ہے اور زکوٰۃ الگ فرض ہے۔ ایک فرض ادا کرنے سے دوسرا فرض ادا نہیں ہوگا۔

(سوال): گھر والوں کا صدقہ فطر کون ادا کرے گا؟

(جواب): صدقہ فطر گھر کا سربراہ ادا کرے گا۔

(سوال): اگر ایک بھائی نے دوسرے کا فطرانہ ادا کر دیا، تو ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

(جواب): ادا ہو جائے گا۔

(سوال): جو جوان لڑکے اپنی کمائی باپ کو دیتے ہیں، کیا ان پر صدقہ فطر واجب ہے؟

(جواب): ان پر بھی صدقہ فطر واجب ہے، البتہ اس کی ادائیگی وہ خود کر دیں یا ان کا والد کر دے، دونوں طرح ادا ہو جائے گا۔

(سوال): چاول وغیرہ فطرانہ میں دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): جہاں قیدیوں کے سوا کوئی نہ ہو، کیا انہیں صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے، جبکہ ان قیدیوں کو دینا قانوناً منع ہو؟

(جواب): اگر یہ قیدی غریب و مسکین ہیں، تو انہیں صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے۔

(سوال): جس علاقے میں زیادہ خوراک چاول ہو، مثلاً بنگال، تو وہاں صدقہ فطر چاول کی صورت میں دیا جا سکتا ہے؟

(جواب): خوراک کی کسی بھی جنس میں سے ایک صاع صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے۔

(سوال): جس علاقے میں غرباء و مساکین نہ ہوں، وہاں صدقہ فطر کسے دیا جائے؟

(جواب): اگر اہل علاقہ میں کوئی بھی غریب و مسکین نہ ہو، تو فطرانہ دوسرے علاقے

میں بھیج دیا جائے اور اس صورت میں عید سے ایک دو دن پہلے بھی صدقہ فطر ادا کیا جا سکتا ہے، تا کہ مستحقین کا حق ان تک بروقت پہنچ جائے۔

❀ امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نافع رحمہ اللہ سے پوچھا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کب صاع ادا کرتے تھے؟ تو نافع رحمہ اللہ نے کہا: جب عامل (صدقہ وصول کرنے والا) بیٹھ جاتا، میں نے کہا: وہ کب بیٹھتا تھا؟ نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: عید الفطر سے ایک دو دن پہلے بیٹھتا تھا۔''

(صحيح ابن خزيمة: 2397، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: ایک شخص کا فطرانہ کئی لوگوں میں تقسیم کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: عورت کا فطرانہ کون ادا کرے؟

جواب: اس کا شوہر۔

سوال: پورے گھر کا فطرانہ ایک ہی شخص کو دیا جائے یا کئی اشخاص کو دیا جا سکتا ہے؟

جواب: ایک شخص کو بھی دیا جا سکتا ہے اور کئی اشخاص کو بھی۔

سوال: کیا منصوص اشیا ہی فطرانہ میں دی جا سکتی ہیں؟

جواب: بہتر ہے کہ منصوص اشیا ہی فطرانہ میں دی جائیں، البتہ اگر کوئی دوسری جنس ایک صاع کے برابر دے دی جائے، تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: کیا صدقہ فطر کی طرح قربانی بھی واجب اور فرض ہے؟

جواب: صدقہ فطر فرض ہے، جبکہ قربانی مستحب مؤکد سنت ہے۔ اس کے وجوب پر

کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ الْأُضْحِيَّةَ وَاجِبَةٌ .

''کسی صحابی سے قربانی کو واجب کہنا ثابت نہیں۔''

(المحلّٰی بالآثار : 10/6)

❁ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قربانی کرنا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔''

(الاعتصام : 602/2)

❁ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی ترک کرنا بھی ثابت ہے۔

(الخلافيّات للبيهقي : 335/7، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: کیا ہاشمی کو صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے؟

جواب: فطرانہ واجب صدقات میں سے ہے، جو آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال نہیں، لہٰذا کسی ہاشمی کو صدقہ فطر نہیں دیا جا سکتا، خواہ وہ غریب و مسکین ہی ہو۔

سوال: امام مسجد کو صدقہ فطر دینا کیسا ہے؟

جواب: غریب ہے، تو امام مسجد کو صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے۔

سوال: جو قرض حکومت کو دیا گیا ہے، اس کی زکوٰۃ کب ادا کی جائے؟

جواب: سال گزرنے کے بعد اگر ادا کر سکتا ہے، تو فوراً ادا کر دے، ورنہ قرض وصول ہونے کے بعد جتنے سالوں کی زکوٰۃ بنتی ہے، ادا کر دے۔

سوال: جبر کر کے صدقہ و خیرات مدرسہ میں لینا کیسا ہے؟

(جواب): نفلی صدقات جبر کر کے وصول کرنا جائز نہیں۔

(سوال): جو روپیہ زمین میں مدفون ہو، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

(جواب): اگر اس کی قیمت کم از کم ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہے، تو اس پر ہر سال زکوٰۃ واجب ہے۔

(سوال): اونٹوں کی زکوٰۃ کے متعلق کیا حکم ہے؟

(جواب): کم از کم پانچ اونٹ ہوں، تو زکوٰۃ فرض ہے، اس سے زائد اونٹوں کی زکوٰۃ میں تفصیل ہے۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بحرین بھیجا، تو یہ خط لکھ کر دیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ زکوٰۃ کا فریضہ ہے، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مسلمانوں پر فرض کیا ہے، جس مسلمان سے اس میں مذکور نصاب کے مطابق زکوٰۃ کا مطالبہ کیا جائے، تو وہ ادا کرے اور جس سے اس نصاب سے زائد مطالبہ کیا جائے، تو وہ صاف انکار کر دے۔ چوبیس سے کم اونٹوں کی زکوٰۃ بکریوں کی شکل میں ہوگی، یعنی ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہوگی، جب اونٹ پچیس ہو جائیں، تو پھر پینتیس تک ان کی زکوٰۃ ایک بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) ہوگی، اگر بنت مخاض میسر نہ ہو، تو ایک ابن لبون (دو سالہ نر اونٹ) ہے، چھتیس سے پینتالیس تک ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہے، چھیالیس سے ساٹھ تک حِقّہ (تین سالہ اونٹنی) ہے، جو اونٹ کی جفتی کے قابل ہو، اکسٹھ سے پچھتر تک جذعہ (چار سالہ اونٹنی) ہے، چھہتر سے نوے تک دو بنت لبون

ہیں، اکانوے سے ایک سوبیس تک دو حقے ہیں جو اونٹ کی جفتی کے قابل ہوں، جب اونٹ ایک سوبیس سے بڑھ جائیں تو پھر ہر چالیس پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقہ ہے، اگر فریضہ زکوٰۃ (کی ادائیگی) میں اونٹوں کی عمریں مختلف ہوں، مثلاً کسی کے ذمے اونٹوں کی زکوٰۃ میں جذعہ واجب ہے، لیکن اس کے پاس جذعہ نہیں بل کہ حقہ ہے تو اس سے حقہ قبول کرلیا جائے گا اور ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم لیے جائیں گے، اگر کسی کے ذمے حقہ ہے لیکن اس کے پاس حقہ نہیں بل کہ جذعہ ہے تو وہ جذعہ ہی اس سے قبول کرلیا جائیگا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اپنی طرف سے اسے دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔ اسی طرح اگر کسی کے ذمہ حقہ ہے اور وہ اس کے پاس نہیں ہے، بل کہ اس کے پاس بنت لبون ہے، تو وہ اس سے قبول کر لی جائے گی نیز وہ دو بکریاں یا بیس درہم بھی ساتھ دے گا، اگر کسی کے ذمے بنت لبون ہے، لیکن اس کے پاس بنت لبون نہیں، بل کہ حقہ ہے، تو وہ حقہ ہی اس سے قبول کرلیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اپنی طرف سے اسے دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔ اسی طرح اگر کسی کے ذمہ بنت لبون ہے اور وہ اس کے پاس نہیں ہے بل کہ اس کے پاس بنت مخاض ہے تو وہ اس سے قبول کر لی جائے گی نیز وہ دو بکریاں یا بیس درہم بھی ساتھ دے گا، اگر کسی کے ذمے بنت مخاض ہے، لیکن اس کے پاس بنت مخاض نہیں، بل کہ بنت لبون ہے، تو وہ بنت لبون ہی اس سے قبول کرلیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اپنی طرف سے اسے دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔ اگر کسی کے پاس بنت مخاض نہ ہو،

بل کہ ابن لبون (دو سالہ نر اونٹ) ہو تو اس سے صرف یہی قبول کیا جائے گا ساتھ کچھ نہ لیا جائے گا۔ اگر کسی کے پاس صرف چار اونٹ ہیں، تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ اگر اس کا مالک اپنی مرضی سے نفلی صدقہ کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے، اگر پانچ اونٹ ہوں، تو ایک بکری واجب ہے۔ بکریوں کی زکوٰۃ یوں ہے کہ چالیس سے لے کر ایک سو بیس چرنے والی بکریوں پر ایک بکری واجب ہے، ایک سو بیس سے بڑھ جائیں، تو دو سو تک دو بکریاں واجب ہیں، دو سو سے بڑھ جائیں، تو تین سو تک تین بکریاں واجب ہیں، جب تین سو سے بھی بڑھ جائیں تو پھر ہر سو پر ایک بکری واجب ہے، بوڑھی یا عیب دار بکری زکوٰۃ میں قبول نہیں کی جائے گی، نہ ہی بکرا قبول کیا جائے گا، ہاں اگر زکوٰۃ وصول کرنے والے کی مرضی ہو تو ٹھیک ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کے ڈر سے الگ الگ چرنے والی بکریوں کو اکٹھا کیا جائے نہ اکٹھی چرنے والیوں کو الگ الگ کیا جائے اور جو جانور دو آدمیوں کے مشترکہ ہوں تو وہ مساوی طور پر زکوٰۃ کا حصہ نکالیں گے، اگر کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہو، تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اگر مالک دینا چاہے تو اس کی مرضی۔ چاندی میں چالیسواں حصہ واجب ہے، اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں، تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اگر مالک دینا چاہے، تو اس کی مرضی۔''

(صحيح البخاري : 1448، 1450، 1455)

سوال: اگر فرض روزے کی سحری نہ کر سکے، بعد میں جاگ آئے، تو کیا کرے؟

جواب: اگر سحری سے پہلے تک روزہ کی نیت تھی، تو بغیر سحری کیے روزہ رکھا جا سکتا ہے۔

سوال: اگر سفر میں روزہ رکھ لیا، تو کیا دورانِ سفر روزہ توڑ سکتا ہے؟

جواب: توڑ سکتا ہے، اس پر کوئی گناہ نہیں، البتہ روزے کی قضا واجب ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال (سفر میں) روزہ رکھا، جب کدید نامی جگہ پر پہنچے، تو روزہ توڑ دیا۔''

(صحيح البخاري : 1944، صحيح مسلم : 1113)

سوال: رمضان میں مریض یا مسافر سفر میں نفل روزے کی نیت کرے، تو وہ روزہ نفل ہوگا یا فرض؟

جواب: ماہِ رمضان میں نفل روزے کی نیت کرنا جائز نہیں۔ مریض یا مسافر کو چاہیے کہ اگر روزہ رکھنا چاہتا ہے، تو فرض روزے کی نیت کرے اور بعد میں اگر روزہ مکمل کرنا دشوار ہو، تو توڑ سکتا ہے، اس پر کفارہ یا گناہ نہیں، صرف قضا واجب ہے۔

سوال: جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا پی لے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، یاد آنے کے بعد اسے چاہیے کہ کھانے پینے سے رک جائے اور روزہ مکمل کرے۔

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ.

''جس نے بھول کر کھا لیا یا پی لیا، وہ اپنا روزہ مکمل کرے، کیوں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا، پلایا ہے۔''

(صحيح البخاري : 6669)

سوال: عرفہ کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: نو ذوالحجہ کا روزہ مشروع و مستحب ہے۔ اس کی بڑی فضیلت ہے۔

❁ سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ .

''یہ روزہ گذشتہ اور آئندہ سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔''

(صحيح مسلم : 1162)

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَوْمُ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ .

''عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 97/3، مسند عبد بن حميد : 464، مسند أبي يعلى الموصلي : 7548، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَرَفَةَ .

''آپ رضی اللہ عنہا عرفہ کا روزہ رکھتی تھیں۔''

(مؤطأ الإمام مالك : 375/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدِ اسْتَحَبَّ أَهْلُ العِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ، إِلَّا بِعَرَفَةَ .

''اہل علم نے عرفات میں موجود حجاج کے علاوہ باقی سب کے لیے عرفہ کے روزے کو مستحب قرار دیا ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحتَ الحديث : 749)

۞ امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق یوم عرفہ کے روزے کے قائل تھے۔

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 752)

۞ سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيرِهٖ، فَشَرِبَهٗ .

''میرے پاس بعض لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ کے دن روزے کے بارے میں اختلاف کیا، بعض نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ ہے اور بعض نے کہا کہ آپ کا روزہ نہیں ہے۔ تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دودھ کا پیالہ بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اونٹنی پر سوار تھے، تو آپ نے وہ دودھ نوش فرما لیا۔''

(صحيح البخاري : 1988، صحيح مسلم : 1123)

۞ اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب قائم کیا ہے:

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ .

''یوم عرفہ کے روزے کا بیان۔''

۞ شارح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''راوی کے قول: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق'' میں اشارہ ہے کہ

صحابہ کے ہاں یوم عرفہ کا روزہ معروف تھا اور حضر میں رکھا جاتا تھا۔ جن صحابہ نے کہا کہ آپ ﷺ روزے میں ہیں، ان کے مدنظر یہ تھا کہ نبی کریم ﷺ عبادت سے جڑے رہتے تھے۔ (لہٰذا آج بھی روزے سے ہوں گے) جن صحابہ نے کہا کہ آپ ﷺ کا روزہ نہیں ہے، ان کے پیش نظر یہ قرینہ تھا کہ آپ مسافر ہیں اور جب سفر میں فرض روزے کی ممانعت ہے، تو نفل کی بالاولیٰ ہے۔''

(فتح الباري : 237/4)

دراصل روزہ نو ذوالحجہ کا ہے، چونکہ اس وقت نبی کریم ﷺ عرفات میں تھے، اس مناسبت سے اس کا نام ''صوم عرفہ'' قرار پایا۔ وہی دن چل کر ہم تک پہنچتا ہے۔ عرفات والے دن روزہ رکھنا ہر ایک کے لیے ممکن نہیں، کیونکہ سعودی عرب میں جب عرفہ کا دن طلوع ہوتا ہے، تو دنیا کے کئی ممالک میں اس وقت رات طلوع ہوتی ہے، تو کیا وہ رات کا روزہ رکھیں گے؟ پاکستان کا وقت سعودی سے دو گھنٹے آگے ہے، وہاں یوم عرفہ ابھی طلوع نہیں ہوا ہوتا کہ پاکستان میں سحر کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور وہاں یوم عرفہ ختم نہیں ہوا ہوتا کہ پاکستان میں افطار ہو جاتا ہے۔ جب سعودی سے نماز کے اوقات میں فرق ہے، تو روزہ ان کے موافق کیسے ممکن ہے؟

حجاج کرام اگر مشقت محسوس نہ کریں، تو عرفہ کا روزہ رکھ سکتے ہیں، اس بارے میں ممانعت والی روایت ثابت نہیں۔

تنبیہ:

یہ روزہ نو ذوالحجہ کا ہے، نبی اکرم ﷺ چونکہ نو ذوالحجہ کو عرفات میں تھے، اس مناسبت سے اسے یوم عرفہ کا روزہ کہہ دیا گیا، واللہ اعلم!

سوال: نفل روزے کی نیت کب کی جائے؟

(جواب): نفل روزہ کی نیت طلوع فجر کے بعد بھی کی جاسکتی ہے، بلکہ طلوع آفتاب کے بعد بھی کی جاسکتی ہے، بشرطیکہ طلوع فجر کے بعد کچھ کھایا، پیا نہ ہو اور نہ ہم بستری کی ہو۔

(سوال): نذر کے روزے کی نیت کب کی جائے؟

(جواب): نذر کا روزہ واجب ہے، اس کی نیت طلوع فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

(سوال): کیا حاجی عرفہ کا روزہ رکھ سکتے ہیں؟

(جواب): اگر مشقت محسوس نہ کریں، تو حاجی بھی عرفہ کا روزہ رکھ سکتے ہیں۔

(سوال): رؤیت ہلال میں فاسق وفاجر کی شہادت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): فاسق وفاجر کی شہادت قبول نہیں، تا آنکہ وہ تائب ہو جائے۔

(سوال): اختلاف مطالع معتبر ہیں یا نہیں؟

(جواب): اختلاف مطالع معتبر ہیں۔

(سوال): رؤیت ہلال کی گواہی خط کے ذریعے معتبر ہوگی یا نہیں؟

(جواب): عادل گواہ کی گواہی ہر طرح معتبر ہے، البتہ یہ جانچ کر لی جائے کہ خط واقعی میں عادل گواہ کا ہے۔

(سوال): ہندو کے پانی سے روزہ کھولنا کیسا ہے؟

(جواب): پانی پاک ہے، تو کھولا جاسکتا ہے۔

(سوال): ثقہ لوگوں نے چاند دیکھا، تو کچھ لوگوں نے روزہ رکھ لیا اور کچھ نے نہیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ثقہ کی گواہی ماننا ضروری ہے۔ جنہوں نے روزہ نہیں رکھا، انہوں نے شرعی حکم کی خلاف ورزی کی۔

(سوال): چاند دیکھنے کے لیے مائیکروسکوپ یا جدید آلات کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جدید ٹیکنالوجی سے مستفید ہونا چاہیے، مگر رؤیت وہی معتبر ہوگی، جو بصری ہو، یعنی آنکھ سے دیکھنے کے لیے جدید وسائل کو بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔

(سوال): عید کے چاند کے لیے کتنی آدمیوں کی گواہی ضروری ہے؟

(جواب): ایک ثقہ عادل مسلمان بھی گواہی دے دے، تو اس کی گواہی مانی جائے گی۔ یاد رہے کہ عید اور روزہ کی گواہی ایک جیسی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

تَرَائِي النَّاسُ الْهِلَالَ، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ .

''لوگوں نے ہلال دیکھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان کا) روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا۔''

(سنن أبي داود : 2342، سنن الدّارقطني : 2156، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۴۴۷) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۲۴) نے امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے معاملہ میں صرف ایک شخص کی بات کو قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اخبار آحاد پر عمل کرنا واجب ہے، نیز خبر دینے والا صرف ایک ہی شخص ہو یا لوگوں کی ایک جماعت خبر دے، کوئی فرق نہیں پڑتا۔''

(معالم السّنن : 102/2)

❀ ابوعمیر بن انس رحمہ اللہ کے چچا جو صحابی رسول ہیں، بیان کرتے ہیں:

''ہمیں شوال کا چاند نظر نہ آیا، تو ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا، پھر پچھلے پہر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس دن روزہ افطار کرنے اور اگلے دن عیدگاہ جانے کا حکم دیا۔''

(مسند الإمام أحمد : 86/5، سنن أبي داوٗد : 1157، سنن النّسائي : 1558، سنن ابن ماجه : 1653، وسندہٗ صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (٢٦٦) نے صحیح قرار دیا ہے۔

سوال: سال بھر کے لیے جو کیلنڈر مرتب کیا جاتا ہے، اس کے مطابق روزے رکھنا یا عیدیں منانا جائز ہے؟

جواب: اس کیلنڈر کے مطابق روزے یا عید کرنا جائز نہیں۔ روزے یا عید کے لیے چاند دیکھنا ضروری ہے۔ جب تک رؤیت بصری حاصل نہ ہو، روزے رکھنا یا عید منانا درست نہیں۔ یاد رہے کہ چاند کی تخلیق کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ رؤیت کا اعتبار ہوگا۔

سوال: ہلال عید میں مستور الحال کی شہادت کا کیا حکم ہے؟

جواب: مستور الحال کی شہادت قبول نہیں۔

سوال: کیا گواہ کا عادل ہونا ضروری ہے؟

جواب: ضروری ہے۔

سوال: تیس رمضان کو بھی چاند نظر نہ آئے، تو کیا کرے؟

جواب: اگلے دن عید کی جائے۔ چاند دیکھنے کا جو حکم ہے، وہ انتیس تاریخ کو ہے،

جب تیس دن پہلے ہی مکمل ہیں، تو اس کے بعد چاند کی رؤیت ضروری نہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''چاند دیکھ کر روزے رکھیں اور چاند دیکھ کر روزے چھوڑیں، پھر اگر مطلع ابر آلود ہو، تو تیس دن گن (کر پورے کر) لیں۔''

(صحيح البخاري : 1909، صحيح مسلم : 1081)

❁ عبداللہ بن ابی قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں:
''مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا گیا کہ میں ان سے چاند نظر نہ آنے کی صورت میں رمضان کا روزہ رکھنے اور نماز عصر کے بعد (نفل) نماز پڑھنے کے متعلق پوچھوں۔ چنانچہ میں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: فلاں آپ کو سلام کہتا ہے، انہوں نے مجھے آپ کے پاس نماز عصر کے بعد (نفل) نماز پڑھنے، روزوں میں وصال کرنے اور ماہ رمضان میں روزوں کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا ہے۔ انہوں نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا، کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ باقی مہینوں کے ایام اس قدر نہیں گنا کرتے تھے، جس قدر شعبان کے ایام گنا کرتے تھے، پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے، اگر چاند نظر نہ آتا، تو (شعبان) کے تیس دن شمار کرتے، پھر روزہ رکھتے۔''

(مسند الإمام أحمد : 149/6، سنن أبي داوٗد : 2325، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۳۷۷)، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۹۱۰) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۴۴۴) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۲۳) نے بخاری اور مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام

دارقطنی رحمہ اللہ نے (السنن:۲/۱۵۷) نے اس کی سند کو ''حسن صحیح'' قرار دیا ہے۔

(سوال): ایک علاقے میں مشہور ہو گیا کہ چاند نظر آ گیا ہے، مگر کوئی عادل گواہ نہیں مل رہا کہ جس نے خود چاند دیکھا ہو، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب تک کوئی ثقہ عادل گواہ گواہی نہ دے دے، روزہ یا عید نہ کی جائے گی، خواہ بات کتنی بھی مشہور ہو جائے۔

(سوال): رؤیت ہلال کی شہادت میں ٹیلیفون کی گواہی معتبر ہے یا نہیں؟

(جواب): اگر خبر دینے والا عادل و ثقہ ہے، تو گواہی معتبر ہے۔

(سوال): مطلع صاف ہو، تو کتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے؟

(جواب): ایک ثقہ و عادل آدمی بھی گواہی دے دے، تو معتبر ہے۔

(سوال): اگر بستی کے باہر سے آنے والے رؤیت ہلال کی گواہی دیں، تو کیا وہ گواہی معتبر ہوگی یا نہیں؟

(جواب): اگر وہ عادل ہیں، تو معتبر ہوگی۔

❀ ابو عمیر بن انس رحمہ اللہ کے چچا جو صحابی رسول ہیں، بیان کرتے ہیں:

''ہمیں شوال کا چاند نظر نہ آیا، تو ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا، پھر پچھلے پہر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس دن روزہ افطار کرنے اور اگلے دن عیدگاہ جانے کا حکم دیا۔''

(مسند الإمام أحمد : 86/5، سنن أبي داوٗد : 1157، سنن النّسائي : 1558، سنن ابن ماجه : 1653، وسندهٗ صحيحٌ)

(سوال): اٹھائیس روزوں کے بعد چاند نظر آ جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگلے دن عید کی جائے اور عید کے بعد ایک روزے کی قضا کی جائے۔

(سوال): اگر فاسقوں کی ایک بڑی جماعت چاند دیکھنے کی گواہی دے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): فاسقوں کی گواہی قبول نہیں، خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں، البتہ ان کے مقابل ایک عادل شخص گواہی دے دے، تو گواہی معتبر ہے۔

(سوال): ۲۹ رمضان کو زوال کے بعد چاند نظر آیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): روزہ توڑ دیا جائے، اگلے دن عید کی جائے اور عید کے بعد ایک روزے کی قضا دی جائے، تاکہ مہینے کے ۲۹ روزے مکمل ہو جائیں۔

❁ ابوعمیر بن انس رحمہ اللہ کے چچا جو صحابی رسول ہیں، بیان کرتے ہیں:

''ہمیں شوال کا چاند نظر نہ آیا، تو ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا، پھر پچھلے پہر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس دن روزہ افطار کرنے اور اگلے دن عید گاہ جانے کا حکم دیا۔''

(مسند الإمام أحمد : 86/5، سنن أبي داوٗد : 1157، سنن النّسائي : 1558، سنن ابن ماجه : 1653، وسندهٗ صحيحٌ)

(سوال): اگر ضعیف البصر چاند دیکھنے کی گواہی دے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جو شخص دور دیکھنے سے قاصر ہو، اس کی گواہی معتبر نہ ہو گی، خواہ وہ عادل ہو۔

(سوال): کیا شہادت میں قسم اٹھانا ضروری ہے؟

(جواب): ضروری نہیں۔

سوال: معتمد علیہ آدمی کے خط کی گواہی سے عید کرنا کیسا ہے؟

جواب: خط کے ذریعہ گواہی بھی معتبر ہے، بشرطیکہ خط لکھنے والا عادل ہو۔

سوال: عادل گواہوں کی گواہی سے ۲۹ روزوں کے بعد عید کر لی، مگر بعد میں معلوم ہوا کہ رمضان ۳۰ دنوں کا تھا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عید کے بعد ایک روزے کی قضا واجب ہے۔

سوال: شک کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: شک کا روزہ رکھنا درست نہیں۔ اس بارے میں روایت ضعیف ہے۔

سوال: روزے کی حالت میں منجن کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: روزہ کی حالت میں سر میں تیل جذب کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: سحری کے وقت پان منہ میں رکھ کر سو گیا، جب جاگ آئی، تو صبح ہو چکی تھی، روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جاگ آنے کے بعد پان باہر پھینک دے اور کلی کر لے، روزہ درست ہے۔

سوال: روزہ میں رومال بھگو کر سر پر ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال: کیا روزہ دار پانی میں غوطہ لگا سکتا ہے؟

جواب: غوطہ لگا سکتا ہے، البتہ یہ احتیاط کرے کہ پانی منہ یا ناک کے ذریعہ پیٹ میں داخل نہ ہو۔